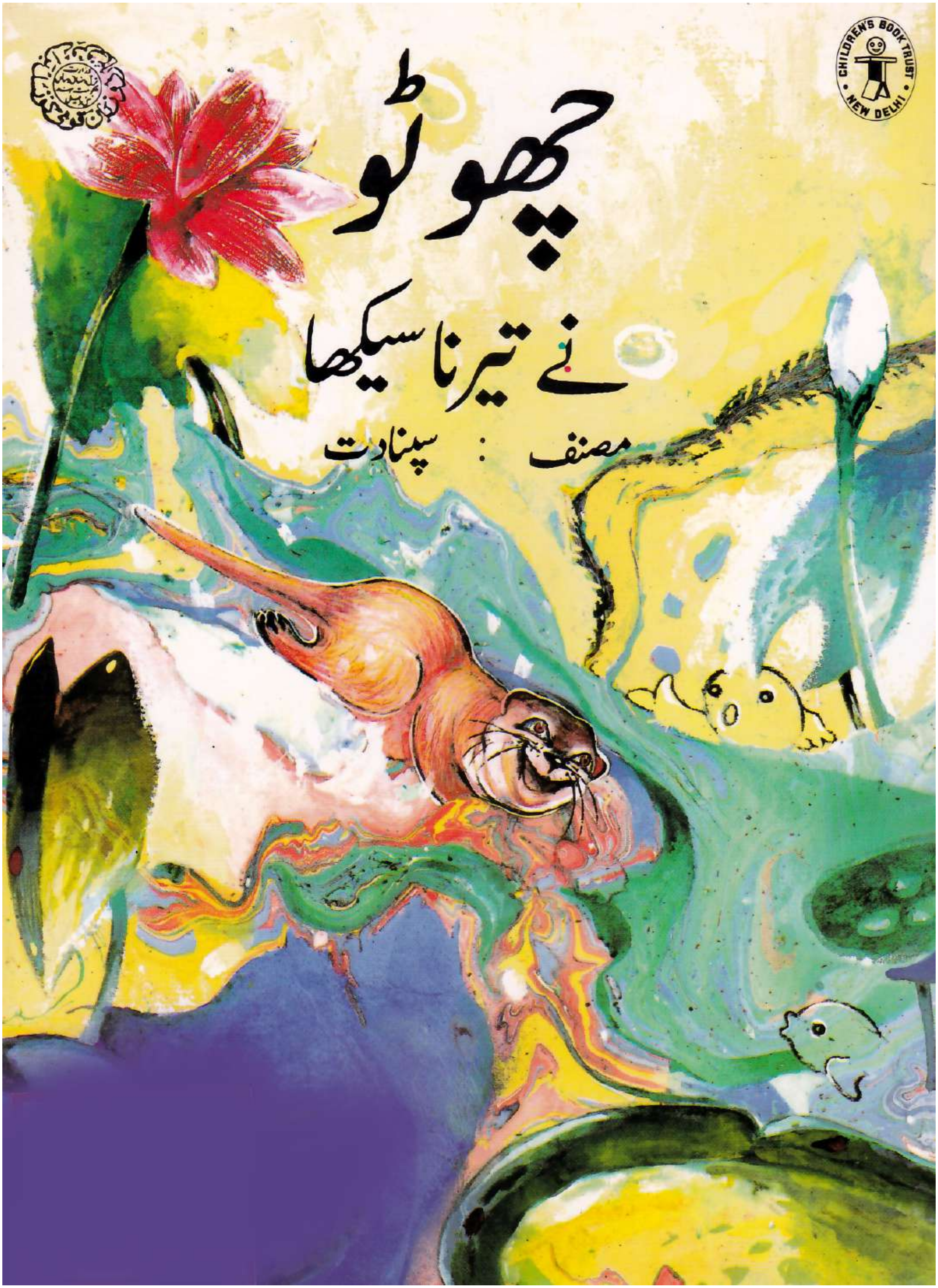
چھوٹو نے تیرنا سیکھا

مصنف : سپنا دت

CHILDREN'S BOOK TRUST • NEW DELHI •



چھوٹو
نے تیرنا سیکھا

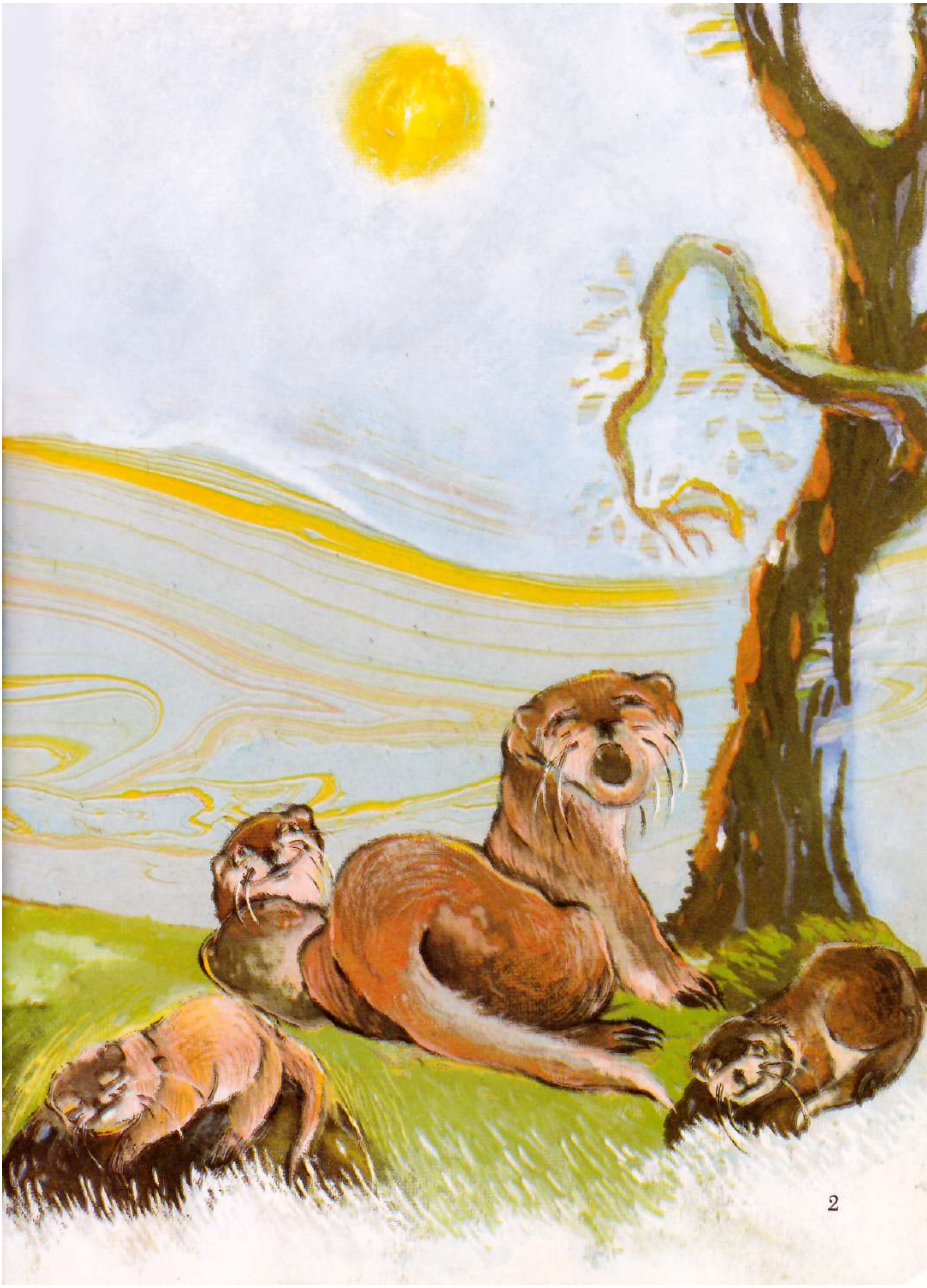
مصنف : سپنادت

آرٹ : اجنتا گوہاتھ گرتا

مترجم : شہناز اقبال



چلڈرن بک ٹرسٹ　　قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان　　بچوں کا ادبی ٹرسٹ

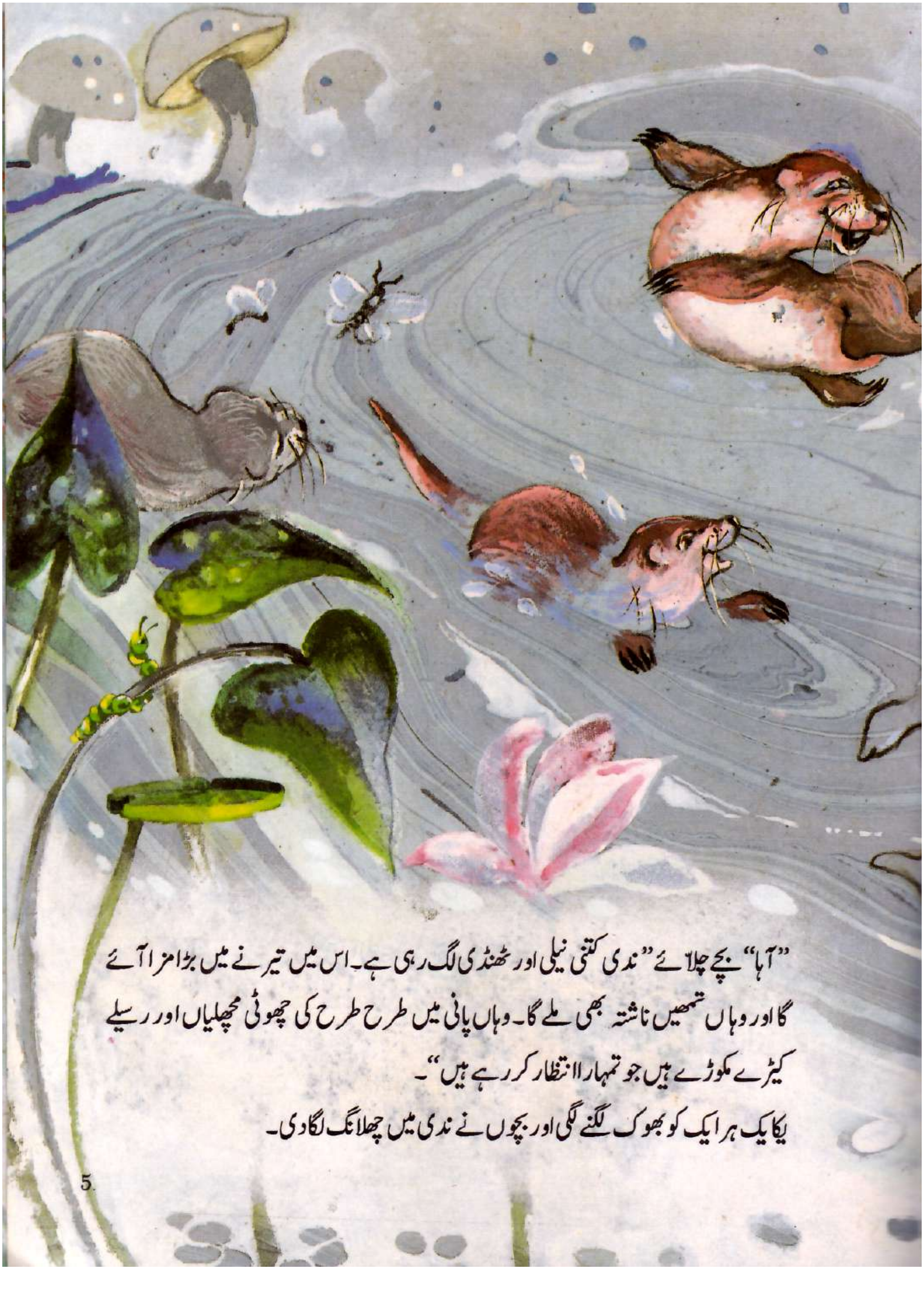


آسمان بالکل نیلا تھا جیسے اسے ابھی ابھی کسی نے دھویا ہو۔ ندی بھی نیلی تھی۔ نیلی اور پھیلی ہوئی۔ دریا کا ریتیلا کنارہ پیلاہٹ لیے ہوئے تھا۔ جیسے ہی سورج کی پہلی کرن اس پر پڑی۔ کنارے کی ریت جگمگا اٹھی۔

اودبلاؤ کی ماں نے آنکھیں کھولیں اور جماہی لی۔ "اُٹھو بچو!" اس نے چھوٹے بچوں سے کہا، جو ابھی تک نیند میں تھے۔ "چلو۔ جلدی ندی میں چلو"۔ چھوٹو کے علاوہ جو سب سے چھوٹا تھا سب بچوں نے اپنی آنکھیں کھول دیں۔

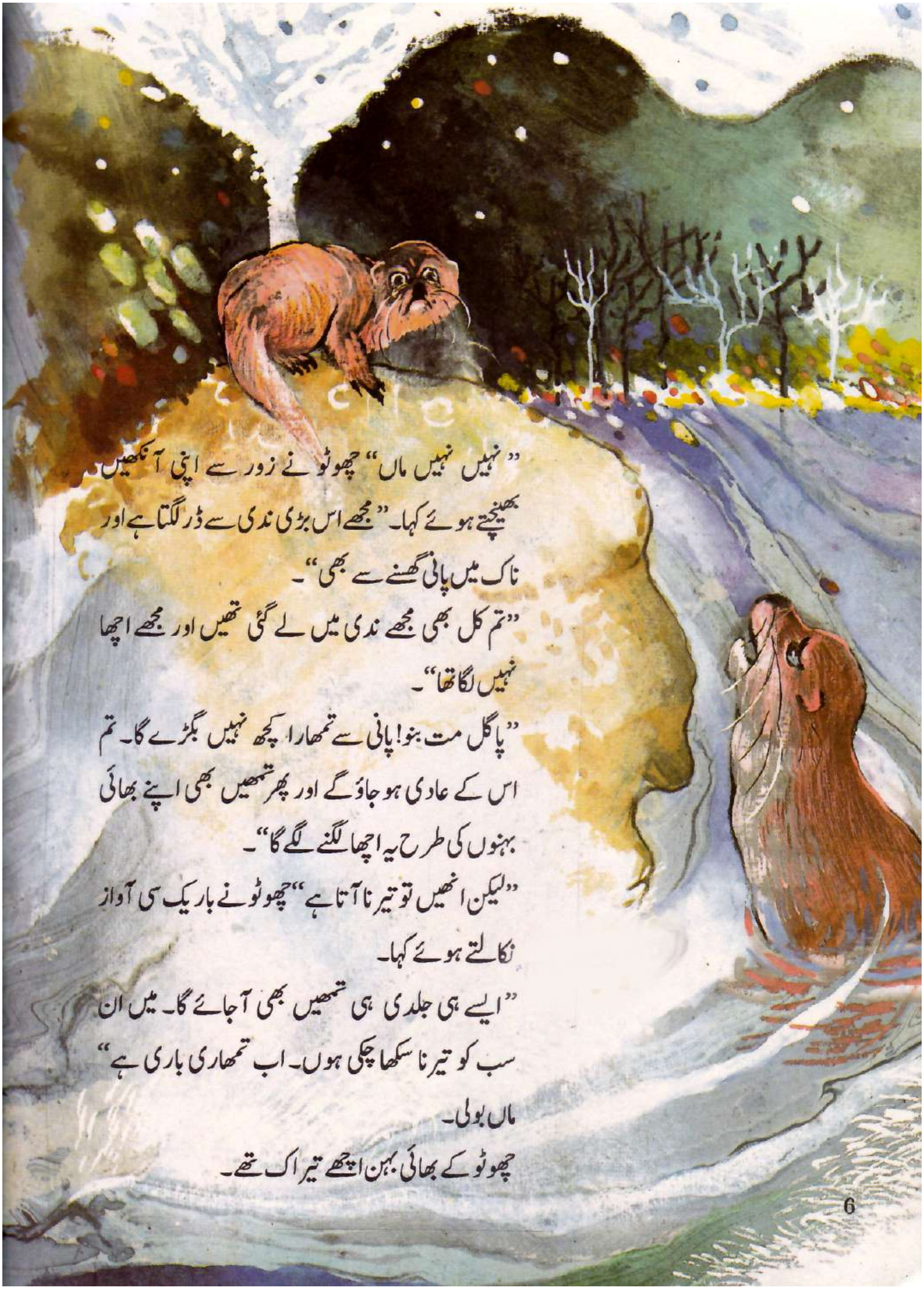






"آہا" بچے چلاّئے "ندی کتنی نیلی اور ٹھنڈی لگ رہی ہے۔ اس میں تیرنے میں بڑا مزا آئے گا اور وہاں تمھیں ناشتہ بھی ملے گا۔ وہاں پانی میں طرح طرح کی چھوٹی مچھلیاں اور رسیلے کیڑے مکوڑے ہیں جو تمہارا انتظار کر رہے ہیں"۔

یکایک ہر ایک کو بھوک لگنے لگی اور بچوں نے ندی میں چھلانگ لگا دی۔



"نہیں نہیں ماں" چھوٹو نے زور سے اپنی آنکھیں بھینچتے ہوئے کہا۔ "مجھے اس بڑی ندی سے ڈر لگتا ہے اور ناک میں پانی گھسنے سے بھی"۔

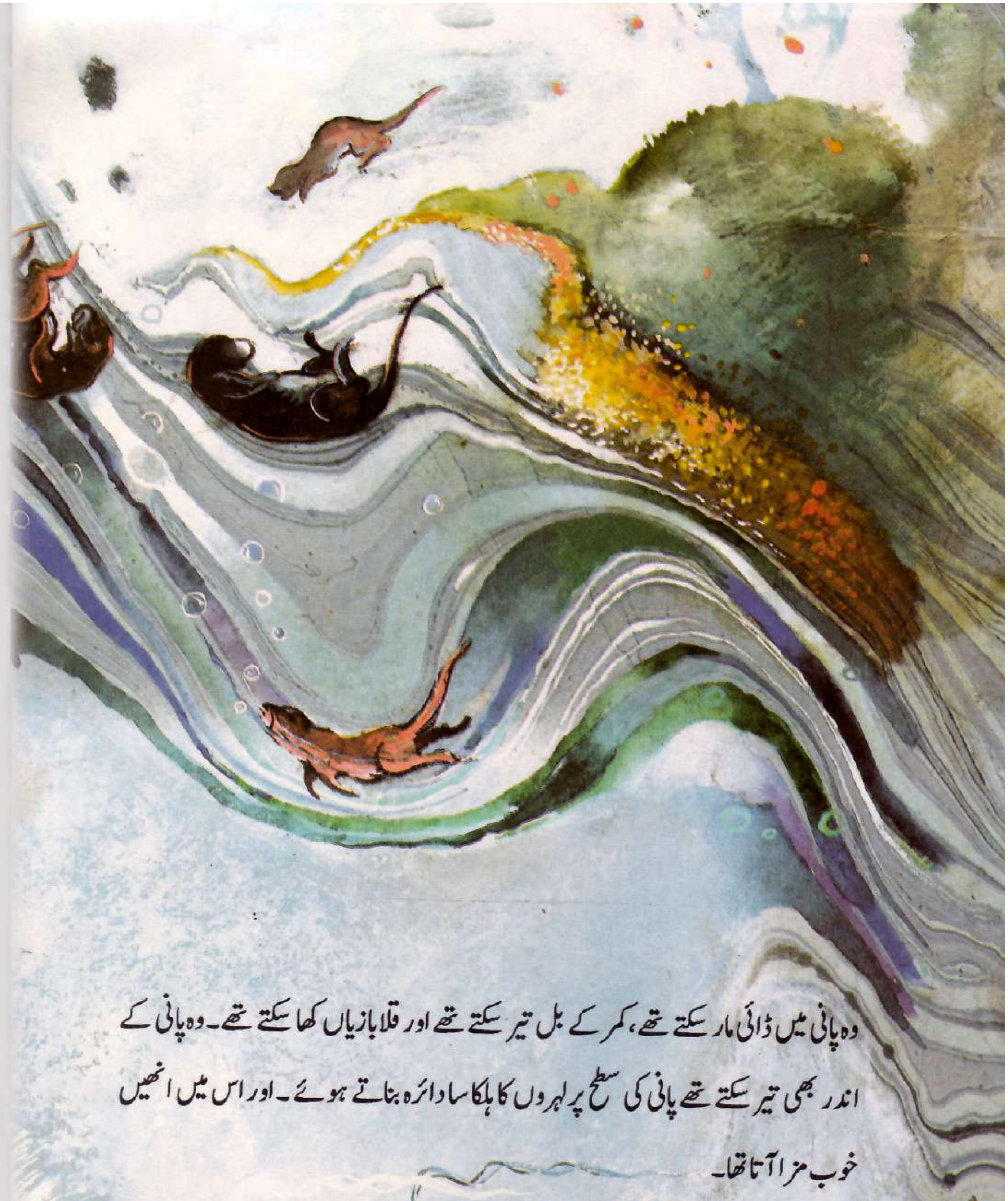
"تم کل بھی مجھے ندی میں لے گئی تھیں اور مجھے اچھا نہیں لگا تھا"۔

"پاگل مت بنو! پانی سے تمھارا کچھ نہیں بگڑے گا۔ تم اس کے عادی ہو جاؤ گے اور پھر تمھیں بھی اپنے بھائی بہنوں کی طرح یہ اچھا لگنے لگے گا"۔

"لیکن انھیں تو تیرنا آتا ہے" چھوٹو نے باریک سی آواز نکالتے ہوئے کہا۔

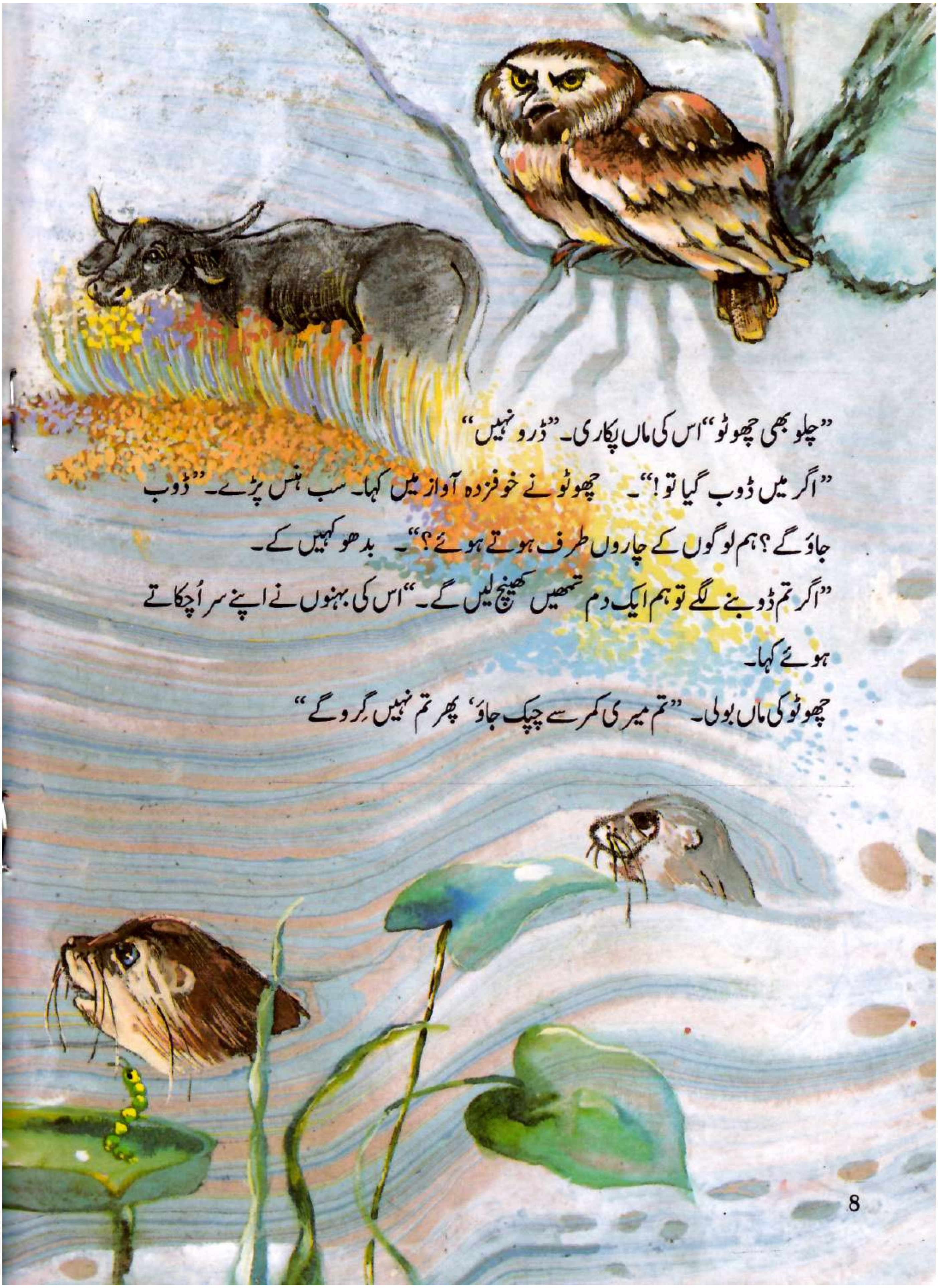
"ایسے ہی جلدی ہی تمھیں بھی آجائے گا۔ میں ان سب کو تیرنا سکھا چکی ہوں۔ اب تمھاری باری ہے" ماں بولی۔

چھوٹو کے بھائی بہن اچھے تیراک تھے۔



وہ پانی میں ڈائی مار سکتے تھے، کمر کے بل تیر سکتے تھے اور قلابازیاں کھا سکتے تھے۔ وہ پانی کے اندر بھی تیر سکتے تھے پانی کی سطح پر لہروں کا ہلکا سا دائرہ بناتے ہوئے۔ اور اس میں انھیں خوب مزا آتا تھا۔

”چھوٹو آؤ، ہمارے ساتھ آؤ!“ وہ پانی میں سے چلاّئے۔



"چلو بھی چھوٹو" اس کی ماں پکاری۔ "ڈرو نہیں"

"اگر میں ڈوب گیا تو!"۔ چھوٹو نے خوفزدہ آواز میں کہا۔ سب ہنس پڑے۔ "ڈوب جاؤ گے؟ ہم لوگوں کے چاروں طرف ہوتے ہوئے؟"۔ بدھو کہیں کے۔

"اگر تم ڈوبنے لگے تو ہم ایک دم تمھیں کھینچ لیں گے۔" اس کی بہنوں نے اپنے سر اُچکاتے ہوئے کہا۔

چھوٹو کی ماں بولی۔ "تم میری کمر سے چپک جاؤ' پھر تم نہیں گِرو گے"



"خدا کے واسطے جلدی کرو"۔ الّو رانی بولی جو پیڑ کی پھننگ پر سے جھانک رہی تھی۔ "میں رات بھر باہر رہی ہوں اور اب میں سونا چاہتی ہوں۔ مگر جب تک تم لوگ ٹھیک میری ناک کے نیچے چائیں چائیں کرتے رہو گے بھلا میں کیسے سو سکتی ہوں۔ شیرنی نام کی کتیا چہل قدمی کرتی ندی تک پہنچی۔ اس نے چھوٹو اور اس کی ماں کو دیکھا۔ کالو نام کی بھینس پاس ہی گھاس چر رہی تھی۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔

"یہ سب شور کیسا ہے؟" شیرنی نے حیرانی سے پوچھا۔

"میرے سارے پلّے پانی میں کودتے ہی تیرنے لگتے ہیں۔ مجھے کبھی کسی کو سکھانا نہیں پڑا"

"میرے بچھڑے بھی آپ تیر سکتے ہیں" کالو بھینس نے منہ اوپر اٹھاتے ہوئے کہا۔ "کیا کسی نے سنا ہے کہ بچوں کو تیرنا سکھایا جاتا ہے؟۔ اودبلاؤ تو شور مچا رہا ہے" خواہ مخواہ کا فیل مچا رہا ہے"۔

"ہاں بہت ہی زیادہ" شیرنی نے کہا۔

اچانک الوّرانی نے پیڑ پر سے کہا "تم غلط کہہ رہے ہو"

"کیسے؟۔" شیرنی بولی۔

"کیوں بھلا؟"۔ کالو نے کہا۔

دونوں نے تجسس کے ساتھ اوپر دیکھا۔ الوّرانی بہت عقلمند پرندہ تھی۔

اور بہت سی باتیں جانتی تھی جو یہ لوگ نہیں جانتے تھے۔

بہت سے جانور ایسے ہیں اگر وہ پانی میں گر جائیں تو وہ تیر سکتے ہیں۔۔۔! کسی کو انھیں سکھانے کی ضرورت نہیں۔ جیسے کتّے کے پلّے، بلی کے بچے، بچھڑے اور ایسے ہی دوسرے"

الوّرانی بولی۔ "لیکن کچھ جانوروں کے بچے جیسے اودبلاؤ کے بچے ایسے ہوتے ہیں جو بغیر کسی کے سکھائے تیر نہیں سکتے، اسی لیے اودبلاؤ کی ماں کو اپنے بچوں کو تیرنا سکھانا پڑتا ہے"۔

"کیسی عجیب بات ہے" کالو اور شیرنی ایک ساتھ بولے۔

"یہی تو ہے قدرت کے کارخانے میں بہت ساری عجیب باتیں ہیں"۔

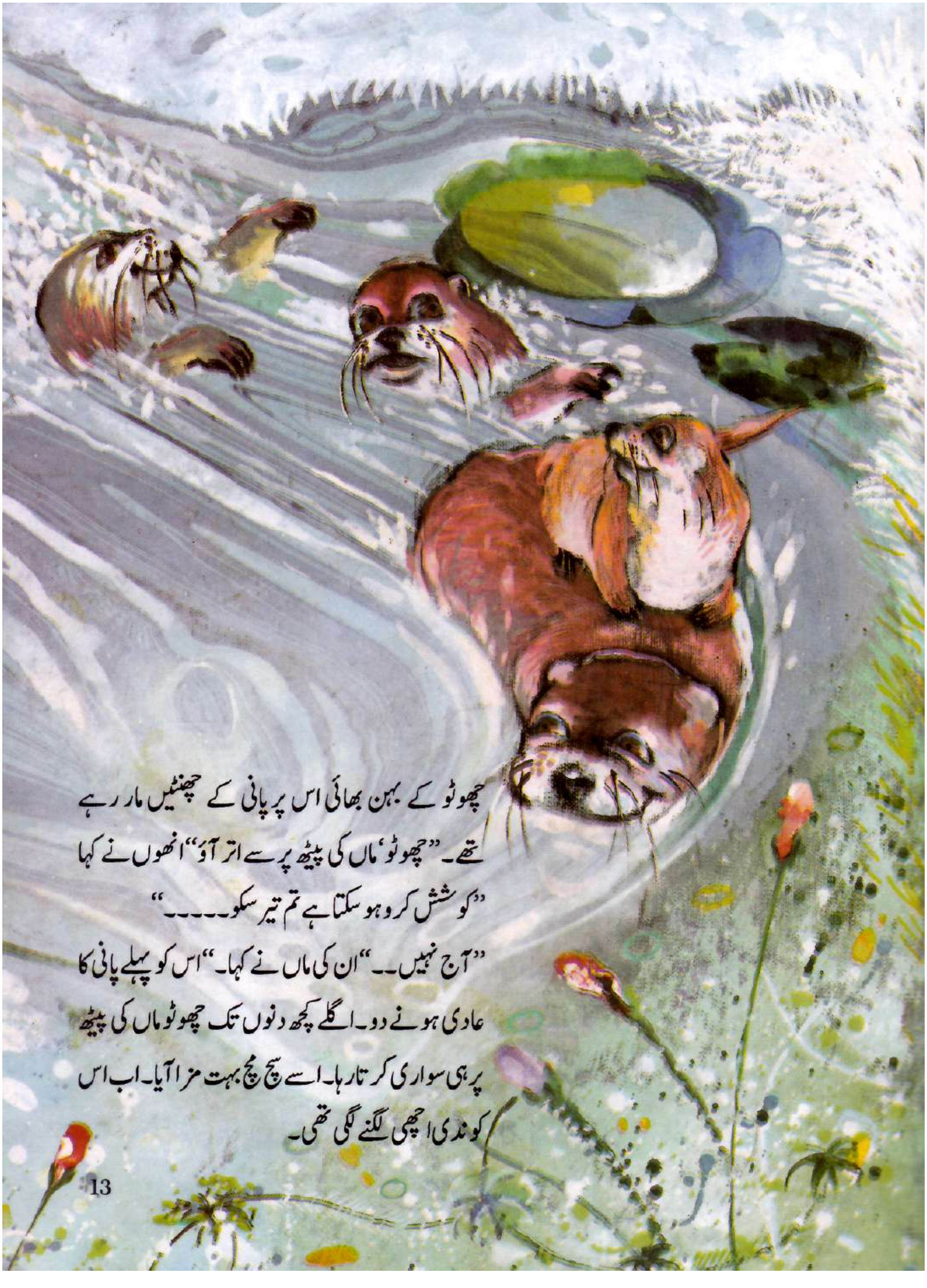
الوّرانی نے یہ کہا اور جھٹ سے سو گئی۔





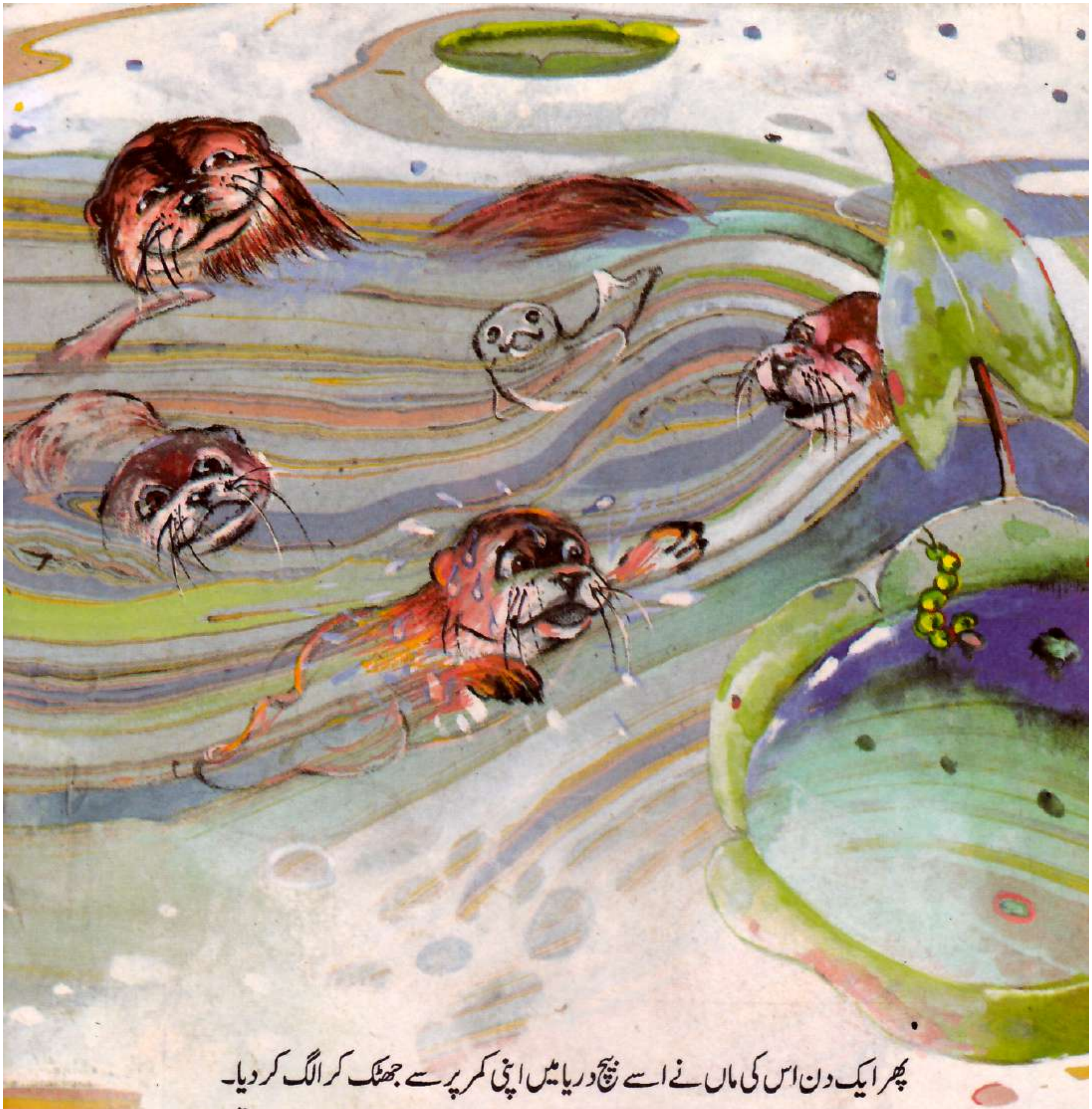
اسی دوران چھوٹو کی ماں اسے کمر پر لاد کر تیزی سے ندی میں تیرتی ہوئی چلی گئی۔ شروع میں چھوٹو نے اپنی آنکھیں زور سے بھینچ لیں۔ لیکن ٹھنڈے ٹھنڈے پانی کا بدن سے چھونا اس کو اتنا اچھا اور تازگی بھرا لگا کہ اس نے جلد ہی اپنی آنکھیں کھول دیں۔ جب اس کی ماں پانی سے پلٹیاں کھاتی، مڑتی یا چکر کاٹتی تو ننھی ننھی لہریں چھوٹو کے بدن سے آکر ٹکراتیں اس میں اسے بڑا مزا آرہا تھا۔ ایک بار اس نے پانی میں سیدھی ڈبکی لگائی۔ چھوٹو مضبوطی سے ماں کو پکڑے رہا اور یہ غوطہ لگانا اس کو برا نہیں لگا۔ یہ بالکل ایک کھیل لگ رہا تھا۔





چھوٹو کے بہن بھائی اس پر پانی کے چھینٹیں مار رہے تھے۔ ''چھوٹو' ماں کی پیٹھ پر سے اتر آؤ'' انھوں نے کہا ''کوشش کرو ہو سکتا ہے تم تیر سکو۔۔۔۔۔''

''آج نہیں۔۔'' ان کی ماں نے کہا۔ ''اس کو پہلے پانی کا عادی ہونے دو۔ اگلے کچھ دنوں تک چھوٹو ماں کی پیٹھ پر ہی سواری کرتا رہا۔ اسے سچ مچ بہت مزا آیا۔ اب اس کو ندی اچھی لگنے لگی تھی۔



پھر ایک دن اس کی ماں نے اسے بیچ دریا میں اپنی کمر پر سے جھٹک کر الگ کر دیا۔
''اوہ۔۔۔'' چھوٹو نے جیسے ہی پانی میں ڈبکی کھائی وہ چلایا۔ تعجب کی بات یہ تھی کہ پانی نے اسے فوراً ہی اوپر کی طرف ڈھکیل دیا۔ اس نے تھر تھراتی ہوئی آواز میں ایک لمبی سانس لی ''اوہ۔۔ہ۔ہ۔'' تب ہی اس نے تیزی کے ساتھ اپنے ننھے ننھے چاروں پیر چلانے شروع کر دیے تاکہ وہ پانی پر تیرتا رہ سکے۔



''شاباش چھوٹو۔'' اس کی ماں بولی ''یہ کوئی مشکل کام تو نہیں نا! تیرنے کی کوشش کرتے ہوئے چھوٹو نے کہا۔ لیکن وہ چند سکینڈ کے بعد پھر پانی میں ڈبکی کھا گیا۔ اس بار پھر پانی نے اس کو اوپر کی طرف اچھال دیا اور چھوٹو نے اپنی دم کو جھٹکا۔ ساتھ ہی وہ پیر چلانے کی کوشش کرتا رہا۔

اس بار وہ دو منٹ سے زیادہ دیر تک تیرتا رہا۔

''شاباش، چھوٹو، تم تیر رہے ہو!'' اس کے بہن بھائی چلائے۔

چھوٹو نے ایک تھکی ہوئی سی مسکراہٹ سے جواب دیا۔

"آؤ چھوٹو" اس کی ماں نے اس کو دوبارہ اپنی پیٹھ پر لادتے ہوئے کہا۔ "آج کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔ ہم گھر چلیں گے" چھوٹو اپنی ماں کی کمر میں گھس گیا۔ وہ بڑی خوشی اور فخر محسوس کر رہا تھا۔ وہ تھک گیا تھا۔ اس کا پورا جسم دکھ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں تکلیف ہو رہی تھی لیکن آخر کار اس نے تیرنا سیکھ ہی لیا۔





انگریزی ایڈیشن : 1997
اُردو ایڈیشن : 1999
دوسری طباعت : 2011
تعدادِ اشاعت : 2000

قیمت : 20.00 روپے

The Urdu edition is published by the National Council for Promotion of Urdu Language, M/o Human Resource Development, Department of Higher Education, Farogh-e-Urdu Bhawan, FC-33/9, Institutional Area, Jasola, New Delhi-110025, by special arrangement with Children's Book Trust, New Delhi and printed at Indraprastha Press (CBT), New Delhi.
Sale Section: National Council for Promotion of Urdu Language, West Block-8, R.K. Puram, New Delhi-110066